سوال

(723) کیا یہ حدیث اجتماعی دعا کے لیے دلیل بن سکتی ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے سنن ترمذی میں یہ روایت آتی ہے: 'اِنَّ رَبَّکُم حَیِیٌّ کَرِیمٌ یَستَحیِی مِن عَبدِہٖ، اِذَا رَفَعَ یَدَیہِ اِلَیہِ اَن یَرُدَّہُمَا صِفرًا' سنن الترمذی، رقم:۳۵۵۶، مشکوٰۃ المصابیح، رقم:۲۲۴۴" اس حدیث سے بعض لوگ فرض نماز کے بعد مروّجہ اجتماعی دعا پر استدلال کرتے ہیں جبکہ علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ اس دعا کو ''بدعت'' کہتے ہیں۔ 2 درست موقف کون سا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس حدیث میں فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا کا ذکر ہی نہیں، تو اس سے استدلال کرنا چہ معنی دارد؟ البتہ اس میں کوئی شک نہیں کہ عام حالات میں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا متعدد احادیث سے ثابت ہے۔ ملاحظہ ہو! ''المجموع شرح المہذب'' (۴ ۵۰۷۔ ۵۱۱) اور علامہ سیوطی کا رسالہ ''فض الدعا'' تخریج محمد شکور میادینی۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ: صفحہ: 629

محدث فتویٰ